



ماہ رمضان کی برکات !



الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اللہ تبارک و تعالیٰ کے انسانیت اور خصوصاً اہل اسلام پر بے شمار اور بے انتہا احسانات ہیں، من جملہ ان میں انسان بنانا اور پھر خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا امتی بنانا، ہماری ہدایت کے لیے قرآن کریم اُتارنا، اس کی تمیین و توضیح کے لیے رسول کریم ﷺ کو معلم بنانا، قرآن و سنت پر پورا پورا عمل کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نجوم ہدایت بنانا۔ اسی طرح اپنی اُلوہیت اور رسول خدا (ﷺ) کی اطاعت کے لیے کلمہ شہادت کی صورت میں اقرار کرنا، اپنی عبادت اور اپنے بندوں کی بندگی کے اظہار کے لیے پنج وقتہ نماز فرض کرنا، مال کو پاک و صاف کرنے، اس کی حفاظت اور فقراء و غرباء کی اعانت کے لیے زکوٰۃ کا حکم دینا، بندوں کے عشق و محبت اور دیوانگی و وارفتگی کے مظاہر کے لیے حج جیسی عبادت عطا کرنا، تقویٰ کے حصول کے لیے ماہ رمضان میں روزے فرض کرنا، جیسا کہ ارشاد ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ“
(البقرة: ۱۸۳)

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جیسے کہ تم سے پہلوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“

اور حدیث مبارکہ میں ہے:

”بنی الإسلام على خمس: شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة والحج وصوم رمضان. متفق عليه۔“ (مشکوٰۃ، ص: ۱۲)

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ۱..... اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، ۲..... نماز قائم کرنا، ۳..... زکوٰۃ ادا کرنا، ۴..... حج کرنا اور ۵..... رمضان کے روزے رکھنا۔“

ماہ رمضان کا روزہ ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت پر فرض ہے۔ اس کی فرضیت قرآن و سنت سے ثابت ہے، بلا عذر روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ رمضان، سال بھر کے اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ عظمتوں، برکتوں، رحمتوں اور فضیلتوں والا مہینہ ہے۔

ماہ رمضان جس طرح روزوں کا مہینہ ہے، اسی طرح نیکیوں کے اہتمام اور نیکیوں کو سمیٹنے اور جمع کرنے کا مہینہ بھی ہے۔ ماہ رمضان صبر، سخاوت، ہمدردی، زکوٰۃ اور صدقہ کا مہینہ ہے۔ ماہ رمضان فرض نماز کے علاوہ تراویح، تہجد، اشراق، چاشت، اوابین اور صلوة التسخیر جیسی نمازوں کے اہتمام کا مہینہ ہے۔ ماہ رمضان دعاؤں اور التجاؤں کے علاوہ روٹھے رب کو منانے کا مہینہ ہے۔ ماہ رمضان نزول قرآن، اعتکاف اور شب قدر کا مہینہ ہے۔ ماہ رمضان اعلائے کلمۃ اللہ اور تنشیل الی اللہ کا مہینہ ہے۔ اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے نجات اور خلاصی کا عشرہ ہے۔ رمضان کا مہینہ آتے ہی آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے، سرکش شیاطین کو مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے، مومن کا رزق اور نیکیوں کا اجر و ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، نفل فرض کے برابر اور ایک فرض ستر فرائض کے برابر ہو جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے:

”تسبیحة في رمضان أفضل من ألف تسبيحة في غيره۔“ (ترمذی، ج: ۲، ص: ۱۸۵)

”رمضان میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہہ لینا غیر رمضان میں ایک ہزار مرتبہ کہہ لینے سے بہتر ہے۔“

ایک اور روایت میں ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزانہ ایک منادی اعلان کرتا ہے:

”يا باغي الخير! أقبل ويا باغي الشر! أقصر۔“ (مشکوٰۃ، ص: ۱۷۳)

”اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! رُک جا۔“

اے رسول! جب ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو ان کو سمجھا دو کہ ہم ان کے پاس ہی ہیں۔ (قرآن کریم)

اسی طرح یہ بھی اعلان ہوتا ہے کہ:

”ہے کوئی دعا مانگنے والا! میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا!

میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی گناہوں سے توبہ کرنے والا! میں اس کی توبہ قبول کروں؟

کیا ہے کوئی صحت مانگنے والا! میں اس کو صحت و عافیت دوں؟۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس نداء کا نتیجہ ہے کہ اہل ایمان کا رجحان و میلان رمضان المبارک میں خیر اور سعادت والے اعمال کی طرف بڑھ جاتا ہے، یہاں تک کہ غیر محتاط آزاد منہ عام مسلمان بھی رمضان میں اپنی روش بدل لیتے ہیں۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رحمت عالم ﷺ سے عرض کیا: مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے نفع دے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”علیک بالصوم فإنه لا مثل لہ۔“ (نسائی، ج: ۱، ص: ۱۴۰)

”روزہ کو لازم پکڑو (یعنی روزہ رکھا کرو) اس کے مثل کوئی عمل نہیں۔“

اسی لیے فرمایا گیا کہ: ”روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا۔“ یہی وجہ ہے کہ رمضان کے علاوہ بھی شریعت نے مختلف مواقع اور مہینوں میں روزہ رکھنے کا حکم اور ترغیب دی ہے، جیسا کہ قتل خطا، کفارہ، ظہار، کفارہ قسم اور روزہ توڑنے کے کفارہ میں۔ اس کے علاوہ محرم میں دو روزوں کی فضیلت، شوال کے چھ روزوں کی ترغیب، ذوالحجہ کے نوروزوں کے اجر و ثواب کا ذکر، اسی طرح نصف شعبان کا روزہ، ایام بیض کے روزے، پیر اور جمعرات کے روزہ کے فضائل، اس کے علاوہ جو نوجوان نکاح کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے لیے حکم ہے کہ وہ روزے رکھے، اس لیے کہ روزہ قوتِ شہوانیہ کو توڑتا ہے۔ اسی طرح فرمایا گیا کہ تمام عبادات کا دروازہ روزہ ہے، جو آدمی روزہ رکھتا ہے، اُس کا قلب منور ہو جاتا ہے اور اُسے عبادت کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

آدمی جب روزہ رکھتا ہے تو اس کی عزت و توقیر بھی بڑھ جاتی ہے، احادیث میں ہے کہ: ”اس کا سونا عبادت، اس کی خاموشی تسبیح کے درجہ میں، اس کا ہر عمل اجر و ثواب کے اعتبار سے دُگنا، اس کی دعائیں مقبول اور اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ روزہ آدمی کے لیے جہنم کی آگ اور دنیا کے مصائب و آلام کے سامنے ڈھال بن جاتا ہے اور یہ ڈھال اس وقت تک برقرار رہتی ہے جب تک روزہ دار جھوٹ، غیبت، بدگوئی اور فحش کلامی سے بچتا رہے۔

روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ محبوب ہے۔ روزہ روزہ دار

خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ تمام ادیان سابق پر اس کو غالب کریں۔ (قرآن کریم)

کے جسم کی زکوٰۃ ہے، اور روزے سے جسم صحت مند ہوتا ہے۔ روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں۔ روزہ اور قرآن کریم روزہ دار اور تلاوت کرنے والے کے لیے شفاعت کریں گے اور ان کی سفارش رد نہیں کی جائے گی۔ روزہ دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری جب اللہ تعالیٰ کی جانب سے اُسے روزہ کا اجر و ثواب دیا جائے گا۔ روزہ دار کے سامنے جب تک کوئی کھانا کھاتا رہتا ہے فرشتے برابر اُس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ روزہ دار کے لیے جنت میں داخل ہونے کا مخصوص دروازہ ہوگا، جس کا نام ”رِیَّان“ ہے اور اس دروازے سے روزہ دار کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔

روزہ دار کی روزانہ افطار کے وقت ایک دعا قبول کی جاتی ہے، یا تو وہ چیز اُسے دنیا میں مل جاتی ہے یا آخرت کے لیے ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔ روزہ دار سے جہنم ستر سال کی مسافت تک دور کر دی جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے:

”ثَلَاثَةٌ لَا يَسْأَلُونَ عَنْ نَعِيمٍ: الْمُطْعَمُ، وَالْمَشْرَبُ، وَالْمَتَسَحَّرُ وَصَاحِبُ الضَّيْفِ وَثَلَاثَةٌ لَا يَلَامُونَ عَنْ سُوءِ الْخُلُقِ: الْمَرِيضُ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يَفْطُرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ۔“ (الدیلمی عن ابی ہریرۃ، کنز العمال، ج: ۸، ص: ۴۵۶، حدیث نمبر: ۲۳۶۳۷)

یعنی ”تین آدمیوں سے نعمتوں کے بارے میں سوال اور پوچھ گچھ نہیں ہوگی: کھانا کھلانے والا، پانی پلانے والا، سحری کرنے والا اور مہمان نواز (میزبان) اور تین آدمیوں کو بد خلقی پر ملامت نہیں کی جائے گی: مریض، روزہ دار جب تک افطار نہ کر لے اور منصف حکمران۔“ ایک اور روایت میں ہے:

”إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُخْرَجُ الصَّوَامُ مِنْ قُبُورِهِمْ يَعْرِفُونَ بِرِيحِ صِيَامِهِمْ، أَفْوَاهُهُمْ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ يَلْقَوْنَ بِالْمَوَائِدِ وَالْأَبَارِيقِ مَخْتَمَةً بِالْمَسْكِ فَيَقَالُ لَهُمْ: كُلُوا فَقَدْ جَعْتُمْ، وَاشْرَبُوا فَقَدْ عَطَشْتُمْ، ذَرُوا النَّاسَ يَسْتَرِيحُوا فَقَدْ عَيِيتُمْ إِذَا اسْتَرَا حَ النَّاسَ فَيَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَالنَّاسُ مَعْلُقُونَ فِي الْحَسَابِ فِي عَنَاءٍ وَظَمٍّ۔“ (ابو النبیخ فی الثواب، والدیلمی عن انس، کنز العمال، ج: ۸، ص: ۴۵۷، حدیث نمبر: ۲۳۶۳۴)

یعنی ”جب قیامت کا دن ہوگا تو روزہ دار اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ اپنے روزوں کی بو سے پہچانے جائیں گے، ان کے منہ مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوں گے، ان کے پاس دسترخوان اور مشک کی مہر لگے ہوئے کوزے لائے جائیں گے، اور ان سے کہا جائے گا کہ: کھاؤ! کیونکہ تم بھوکے رہے اور پیو! کیونکہ تم پیاس برداشت کی۔ تم لوگوں کو چھوڑ دو کہ وہ راحت ڈھونڈتے رہیں، تم نے اس وقت اپنے آپ کو مشقت میں

ڈالا جب کہ لوگ راحت و آرام میں (مست) تھے، پس روزہ دار کھائیں گے اور پیئیں گے جب لوگ حساب کی مشقت اور پیاس میں پھنسے ہوں گے۔“

جو آدمی روزہ دار کو حلال کمائی سے روزہ افطار کراتا ہے پورا رمضان فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور شب قدر میں اس سے حضرت جبریل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں، اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ ایسے شخص کا دل نرم ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔

کنز العمال میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ: مسلمانوں کے لیے ماہ رمضان جیسا کوئی بہتر مہینہ نہیں اور منافقین کے لیے اس سے برا کوئی مہینہ نہیں۔ اس رمضان کے داخل ہونے سے پہلے اہل ایمان کا اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور منافقین کے گناہ اور ان کی شقاوت لکھ دی جاتی ہے اور یہ اس لیے کہ مؤمن عبادت میں قوت اور یکسوئی کے لیے رمضان سے پہلے اپنا راسن اور دوسری ضروریات کی فکر میں لگ جاتا ہے اور منافق اہل ایمان کی غیبت اور ان کے عیوب کی تفتیش میں لگا ہوتا ہے، پس یہ رمضان اہل ایمان کے لیے غنیمت اور فاجروں کے لیے عذاب بن کر آتا ہے۔ رمضان میں ذکر کرنے والا مغفور ہوتا ہے اور سوال کرنے والا خائب و ناکام نہیں ہوتا۔

علماء نے لکھا ہے کہ: ”روزے کے تین درجے ہیں: ۱:- عام، ۲:- خاص، ۳:- خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔ خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے، اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

۱:..... آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے، آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

”نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے

خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی

حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“ (رواہ الحاکم، ج: ۲، ص: ۳۱۴، وصححه)

۲:..... زبان کی حفاظت کہ یہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے

سے اُسے محفوظ رکھے، اُسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ

ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے کہ: ”غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“ مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں

کہ: ”غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔“ اور آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ”روزہ

ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اُسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔“ (صحاح)
۳:..... کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

۴:..... بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے، اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

۵:..... افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

۶:..... افطار کے وقت اس کی حالت خوف ورجاء کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا، اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہیے۔

خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دُنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے۔ البتہ جو دُنیا کہ دین کے لیے مقصود ہو وہ تو دُنیا ہی نہیں، بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہر حال ذکر الہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اربابِ قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہو جائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتما نہیں، یہ انبیاء، صدیقین اور مقررین کا روزہ ہے۔“ (احیاء العلوم، ج: ۲، ص: ۱۶۸، ۱۶۹، ملخصاً)
حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: اس ماہ میں چار کام کثرت سے کیے جائیں: ۱:..... ”لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ“ کی کثرت، ۲:..... استغفار کی کثرت (”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلاّ هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ“ یا صرف ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ“)، ۳:..... جنت کا سوال (اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْجَنَّةَ)، ۴:..... جہنم سے پناہ (اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ)۔

ماہِ رمضان کو قیمتی بنانے کے لیے چند باتوں کا اہتمام بطور خاص بہت ضروری ہے:
۱:..... اس ماہ میں تمام فرائض اور واجبات کی ادائیگی کا خوب اہتمام کریں، اگر قضا نمازیں

جو لوگ برے کام کر رہے ہیں ان کی وجہ سے خشکی اور تری میں خرابی پھیل گئی ہے۔ (قرآن کریم)

ذمہ میں ہیں تو ان کی ادائیگی شروع کر دیں۔ رمضان کے بعد قضا روزوں کی ادائیگی کا عزم کر لیں۔ سابقہ زندگی کی تمام لغزشوں پر سچی توبہ کریں۔ دل کو گناہوں اور گندے خیالات سے پاک رکھیں۔ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دل و دماغ کا استعمال صرف اور صرف اعمالِ صالحہ میں کریں۔

۲:..... ماہ رمضان کو روزہ، تراویح، صدقۃ الفطر، اعتکاف اور زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے اور سکھانے میں صرف کریں۔ جو لوگ قرآن کریم نہیں پڑھے وہ قرآن کریم سیکھنے میں اور قراء کرام قرآن کریم سکھانے میں اپنے اوقات لگائیں۔

۳:..... اپنے نفس کو تقویٰ کا پابند بنائیں، صلہ رحمی میں جلدی کریں، دل کو نفرت، جذبہ انتقام اور حسد کی آگ سے دور رکھیں، صدقہ کی عادت ڈالیں، تلاوت کی کثرت کریں، دعاؤں کا اہتمام کریں، خصوصاً انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور ٹی وی جیسی خرافات سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ اپنے ملازموں پر کام کاج کا بوجھ ہلکا رکھیں، زیادہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزاریں، چالیس دن تک تکبیر اُولیٰ کے ساتھ نماز ادا کرنے کی پابندی کریں، تاکہ آپ کو نفاق اور جہنم سے خلاصی کا تمغہ و اعزاز حاصل ہو، جس کی بشارت آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو دی ہے۔

۴:..... اس رمضان کو گزشتہ رمضانوں سے بالکل ممتاز کریں، مثلاً: نفلی عبادات کا اہتمام زیادہ ہو، قرآن کریم کی تلاوت زیادہ ہو، قرآن کریم اور سورتیں یاد کرنا شروع کر دیں، کسی یتیم کی کفالت شروع کر دیں یا جیل میں قید لوگوں کی رہائی کا انتظام کر دیں یا پانی کی اشد ضرورت ہو تو ٹیوب ویل، کنواں یا ٹینڈے پانی کا پلانٹ لگا دیں یا مساجد اور مدارس کے ساتھ پر خلوص تعاون کریں یا مستحق طلبہ کے لیے فیسوں اور یونیفارم یا فیس کا انتظام کر دیں یا کسی غریب لڑکی کی رخصتی کے اخراجات کا بندوبست کر دیں۔ اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ! آپ کو روزہ اور رمضان کی برکات کا صحیح معنوں میں لطف آئے گا۔

خلاصہ یہ کہ ماہ رمضان کو اپنی عبادات، حسنات، صدقات، خیرات، قرآن کی تلاوت، دعاؤں، التجاؤں اور توبہ و استغفار کے ذریعہ قیمتی بنائیے، معلوم نہیں کہ آئندہ رمضان ہمیں نصیب ہو یا نہ ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری تمام عبادات کو قبول فرمائے۔ آمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

